بسم اللہ الرحمن الرحیم

Ahmadiyya Muslim Jamaat Qadian

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ

ترجمہ:- نِکاح میری سُنّت ہے۔

(ابن ماجہ کتابُ نِکاح)

رشتہ ناطہ وشادی بیاہ
کے متعلق
ضروری ہدایات

ناشر: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ
(شعبہ رشتہ ناطہ)

رشتہ ناطہ و شادی بیاہ

کے متعلق

ضروری ہدایات

ناشر: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ
(شعبہ رشتہ ناطہ)

Name of the Book	Rishta Nata wa Shadi Biyah ke muta-ailliq Zarori Hidayat
Complied	Office Rishta Nata Bharat
Present Edition	1 st Edition/2018
Quantity	1000
Printed at	Fazl e Umar Printing Press Qadian
Published by	Nazarat Islah-O-Irshad Markaziyyya Qadian

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پیش لفظ	4
2	رشتہ ناطہ وشادی بیاہ کے متعلق ضروری ہدایات	5
3	جماعت میں ہی رشتہ کرنے کے متعلق ہدایات اور غیروں سے رشتہ کی ممانعت	6
4	نئے بیعت کرنے والے لڑکی ولڑکے کے متعلق ہدایات	10
5	کاؤنسلنگ	11
6	ضروری ہدایات	12
7	نکاح فارم احتیاط سے پُر کریں	15
8	دیگر ضروری امور شادی کے موقعہ پر رسم رواج سے اجتناب	16
9	مہندی کی رسم	17
10	شادی کے موقعہ پر پروفیشنل گانے والے اور ناچنے والے بلانا	17
11	قومیت	18
12	صورت وسیرت	18
13	دعوت اور اسراف	20
14	متبنّٰی کے متعلق ارشادات	21
15	بیواؤں کے نکاح	22

پیش لفظ

خدا تعالیٰ کا ہم پر عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچاننے اور آپؑ پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی آپؑ نے ہمیں ایسی بے شمار رسموں، رواجوں سے نجات دلائی جس کی دلدل میں آج دنیا غرق ہوتی چلی جارہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپؑ کے خلفائے کرام کی رہنمائی جماعت کو ملتی رہی ہے اور اس وقت آپؑ کے پانچویں خلیفہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تعلیم و تربیت کے لحاظ سے قدم قدم پر جماعت کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔

اسلامی تعلیم کی روشنی میں پاکیزہ اور پُرسکون زندگی گزارنے کیلئے اور نیک اور پاک نسل کیلئے شادی کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ عائلی زندگی میں مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے جملہ فرائض کو کماحقہٗ ادا کرے۔ عام طور پر شادی بیاہ کے معاملات نہایت نازک ہوتے ہیں۔ اور شریعت کے اصولوں کو نظر انداز کرنے سے اس میں بے شمار مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ جسکی وجہ سے اہلی زندگی کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی بے شمار مثالیں آج معاشرہ میں مل سکتی ہیں۔ اور ان کی صحیح رنگ میں رہنمائی ہو جائے تو خوشیاں دوبارہ گھروں میں لوٹ آتی ہیں۔

پس جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اس نے ہمیں خلیفۃ وقت کی رہنمائی عطا فرمائی ہے ہم آپ کے رہنما ارشادات و ہدایات پر عمل کر کے ایک پُرسکون معاشرہ کی تعمیر کر سکتے ہیں۔

زیر نظر کتابچہ ''رشتہ ناطہ و شادی بیاہ کے متعلق ضروری ہدایات'' میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور پُرنور کے بعض ارشادات پیش ہیں تا کہ ان پر چل کر ہم اپنی عائلی زندگی کو خوشگوار بنا سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رشتہ ناطہ وشادی بیاہ کے متعلق

ضروری ہدایات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔

(سورۃ الاحزاب آیت 71)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ (سورۃ الحشر آیت 19)

پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

''بیوی کے انتخاب میں عموماً چار باتیں مدنظر رکھی جاتی ہیں۔ بعض لوگ تو کسی عورت کے مال و دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ عورت کے خاندان اور حسب ونسب کی وجہ سے شادی کے خواہاں ہوتے ہیں اور

بعض لوگ عورت کے حسن و جمال پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں۔اور بعض لوگ عورت کے دین اور اخلاق کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔سوائے مرد مسلم! تو دین دار اور بااخلاق رفیقۂ حیات چن کر اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کر۔ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔'' (بخاری کتاب النکاح باب الا کفاء فی الدین)

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو احیائے دین اور اقامت شریعت کے لئے معبوث فرمایا۔آپ علیہ السلام نے رشتہ ناطہ کے متعلق جو ہدایات دیں اور آج کے دور میں خلفاء کرام کی طرف سے جو ہدایات دی جارہی ہیں وہ ہمارے لئے راہنما اصول ہیں۔پس اگر ہم اپنے احمدی معاشرہ کو جنت نظیر بنانا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان زرّیں ارشادات اور ہدایات پر عمل کریں۔

جماعت میں ہی رشتہ کرنے کے متعلق ہدایات

اور

غیروں سے رشتے کی ممانعت

افراد جماعت کی ہمیشہ ہی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ حتی الوسع لڑکے اور لڑکیوں کے رشتے احمدی افراد میں ہی ہوں۔اس تعلق سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے 1898ء میں ایک اشتہار جاری فرمایا اور اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدیوں میں نہ کریں۔ایک صحابی نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے اپنی بیٹی کا رشتہ اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار سے کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ: ''یہ امر بالکل ہمارے طریق کے خلاف ہے کہ آپ اپنی لڑکی ایک ایسے

شخص کو دیں جو کہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے گناہ ہے۔''

نیز فرمایا :-''یہی آپ کے واسطے امتحان کا وقت ہے ۔دین کو دنیا پر مقدم کرنا چاہئے۔صحابہ نے دین کی خاطر باپوں اور بیٹوں کو قتل کر دیا تھا کیا تم دین کی خاطر ایک بہن کو ناراض بھی نہیں کر سکتے...پس یہ قطعی حکم ہے کہ جو لڑکا احمدی نہ ہو اس کو لڑکی دینا گناہ ہے۔

(مکتوبات حضرت مسیح موعودؑ بنام فضل الرحمٰن صاحب از قادیان 17.04.1907)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:''یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں۔اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں۔مال میں، دولت میں، علم میں، فضیلت میں، خاندان میں، پرہیز گاری میں، خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثناء خوان اور تابع ہیں۔

یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 50 مطبوعہ لندن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

”یہ جماعت احمدیہ میں بہر حال دیکھا جائے گا کہ لڑکی جہاں رشتہ کررہی ہے یا جہاں رشتے کی خواہش رکھتی ہے وہ لڑکا بہر حال احمدی ہو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کا مقصد پاک معاشرے کا قیام ہے۔نیکیوں کو قائم کرنا ہے اور نیک اولاد کا حصول ہے۔ اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر دوسروں سے شادی کریں گے تو معاشرے میں، خاندان میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوگا۔نئی نسل کے دین سے ہٹنے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔اس لئے دین کا کفو دیکھنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح دنیا کا۔ ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کو بعضوں کو بڑا رجحان ہوتا ہے غیروں میں رشتے کرنے کا۔ اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے، خاص طور پر اس آزاد معاشرے میں۔نظام کی بھی فکر اس لئے بڑھ گئی ہے کہ ایسے معاملات اب کافی زیادہ ہونے لگ گئے ہیں کہ اپنی مرضی سے غیروں میں، دوسرے مذاہب میں رشتے کرنے لگ جاتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2004،بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 931)

”شادی کرنا ایک احسن عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے بیوگان کو ایک طرح کا حکم دیا ہے کہ وہ شادی کریں اور اس کے عزیز اس کے راستہ میں روک نہ بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اپنے صحابہؓ کو تحریک فرماتے، شادی کی ترغیب دلاتے تھے، رشتے بھی تجویز فرماتے تھے۔لیکن یہی مستحسن عمل جو ہے بعض حالتوں میں بعض احمدی خاندانوں کے لئے ابتلاء بن جاتا ہے اور اس میں نظام جماعت کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔لیکن بعض لوگ نظام جماعت کو بھی الزام دیتے ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب ایک شخص

اپنی مرضی سے کسی غیر از جماعت لڑکی یا عورت سے شادی کرتا ہے اور اس خوف سے کہ نظام جماعت یا بُرا منائے گا اور مجھے اجازت نہیں ملے گی یا بعض اوقات غیر از جماعت لڑکی والوں کی طرف سے بھی یہ شرط رکھ دی جاتی ہے کہ نکاح غیر از جماعت مولوی یا کوئی شخص پڑھائے تو ایسے لوگ غیر از جماعت سے نکاح پڑھوا لیتے ہیں اور ایک ایسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے باہر نکال دیتی ہے۔ کیونکہ یہ نکاح پڑھانے والے وہ شخص ہوتے ہیں، یا ہوتا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی ہوئی ہوتی ہے۔ آپؑ کی تکفیر کرنے والے ہیں۔ گویا عملاً ایسا احمدی لڑکا یا اس کا خاندان جو اس شادی میں اس کا مددگار ہوتا ہے یہ اعلان کرتا ہے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے باہر نکل کر مولوی سے یہ نکاح پڑھوا کر نعوذ باللہ آپؑ کی تکفیر اور تکذیب کرتا ہوں۔‘‘

’’پس ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے اس عہد کی طرف توجہ کرنی چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ جہاں یہ احساس پیدا ہو کہ میرے کسی فعل کی وجہ سے میرا دین متاثر ہو رہا ہے وہاں تمام دنیاوی خواہشات اور عمل پر ایک سچے احمدی کو بند باندھ دینا چاہئے۔ اگر ہر احمدی اس کی پہچان کر لے، اگر اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اس زمانہ کے ابراہیم کے ساتھ سچا تعلق قائم کرنے والے ہوں گے اور سچی پیروی اور اطاعت کرنے والے ہوں گے اور ضمناً میں یہ بھی بتا دوں کیونکہ جب سزا کے معاملات میرے سامنے آتے ہیں تو بہر حال اصولی بات ہے سزا دینی پڑتی ہے۔ لیکن جب مَیں کسی کو سزا دیتا ہوں تو یہ بات میرے لئے بہت تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 4 جولائی 2008، بحوالہ خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 267)

یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام نے ہمیشہ ہی رشتوں کے معاملات میں دین کو ترجیح دینے کی ھدایات فرمائی ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ مجبوری کی بناء پر خلیفہ وقت کی اجازت سے غیر احمدی لڑکی سے رشتہ ہوسکتا ہے۔اور احمدی نکاح خوان کے نکاح پڑھانے سے یہ رشتہ ہو بھی جاتا ہے۔لیکن ایسے رشتوں کو بہر حال بچوں کی تربیت کے لحاظ سے بہتر قرار نہیں دیا جاسکتا اور جہاں تک غیر احمدی یا غیر مسلم لڑکے سے نکاح کا تعلق ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی واضح ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی احمدی لڑکی یا والدین ایسا کرتے ہیں تو وہ ناراضگی کے حقدار ہوتے ہیں۔

نئے بیعت کرنے والے لڑکی و لڑکے کے متعلق ہدایات

۞ اگر کوئی لڑکا بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوتا ہے، اسکے لئے کم از کم ایک سال کا عرصہ رکھا گیا ہے کہ اسے آزمایا جائے۔

ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کہ: ''اگر کوئی لڑکی بیعت کر کے احمدی ہوتی ہے اور اس کی کسی احمدی لڑکے سے شادی کا کوئی معاملہ ہو تو اس کے لئے کوئی عرصہ معین نہیں ہے۔ ایسا ہر معاملہ متعلقہ صدر/ امیر جماعت ، انچارج رشتہ ناطہ اور متعلقہ ناظر اصلاح و ارشاد/ ناظم ارشاد وقف جدید کی رپورٹ و سفارش کے ساتھ یہاں بغرض راہنمائی بھجوایا جائے گا۔اور پھر اس طرح کے تمام معاملات میں نکاح کی اجازت دینا یا نہ دینا خلیفہ وقت کا صوابدیدی اختیار ہوگا۔''(WTT-5266/18.09.2017)

سیدنا حضور انور نے رشتہ ناطہ کمیٹی کینیڈا سے میٹنگ کے دوران فرمایا۔ ''کسی احمدی لڑکی کو جماعت سے باہر کسی غیر احمدی یا غیر مسلم سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔''

نیز فرمایا:-''جولڑکے جماعت سے باہر شادی کرتے ہیں تو ان کا اخراج اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی غیر احمدی مولوی یا قاضی سے نکاح پڑھایا ہوتا ہے۔''

''جو شخص کسی غیر احمدی لڑکی سے شادی باقاعدہ اجازت لے کر کرتا ہے اور اس کا نکاح احمدی پڑھاتا ہے تو اس کی خاص حالات میں اس کی اجازت دے دی جاتی ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2012ء، 4 اکتوبر 2012)

کاؤنسلنگ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ رشتہ طے کرنے سے قبل لڑکی ولڑکے اوران کے والدین کی کاؤنسلنگ ہونا ضروری ہے۔ سیدنا حضور انور نے رشتہ ناطہ کمیٹی کینیڈا سے میٹنگ کے دوران فرمایا:-

''ماں باپ کی کاؤنسلنگ کی ضرورت ہے ماں باپ کو علیحدہ بلائیں اور ان کی بھی کاؤنسلنگ کریں۔حضور نے فرمایا بعض مائیں پڑھی لکھی ہیں اور بعض ان پڑھ ہیں اور دونوں کی سوچیں مختلف ہیں۔ان کی سوچوں اور خیالات کے مطابق ان کی کاؤنسلنگ ہونی چاہئے۔''

''کاؤنسلنگ کے دوران یہ باور کرائیں کہ شادی کا مقصد کیا ہے؟اس بارہ میں دینی تعلیم کیا ہے اور تمہاری سوچ کیا ہے۔ یہ بتائیں کہ تم کہاں سے آئے ہو کس خاندان سے تمہارا تعلق ہے تمہارے بڑوں نے کیا قربانیاں دیں اور پھر خدا نے کس طرح اپنے فضلوں سے نوازا ہے۔ اب دنیا داری پر نہ جاؤ اللہ کے فضلوں اور انعامات کا شکرانہ یہی ہونا چاہئے کہ دین پر رہو اور

اپنے خاندان کی نیکیاں اور تقویٰ پر رہو اور خاندان کا وقار قائم رکھو۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ پس اصل چیز نیکی ہے۔ تقویٰ ہے۔ اور یہ ہونا چاہئے۔ ''

کاؤنسلنگ کے متعلق سیدنا حضور انور کی ہدایات پر مشتمل کتابچہ شائع ہو چکا ہے۔ اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی کروائے جا چکے ہیں نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ سے یہ کتابچہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ضروری ہدایات

نکاح فارم پر کرتے وقت مندرجہ ذیل ارشادات پر عمل کرنا اشد ضروری ہے۔

۞ لڑکی کا ولی اس کا حقیقی والد ہوتا ہے۔ ولی کے دستخط نکاح فارم پر ہونا ضروری ہیں۔

۞ اگر والد فوت ہو جائے تو علی الترتیب دادا، سگا بھائی، سوتیلا بھائی، چچا وغیرہ، قریبی عصبات (جدی رشتہ دار) عاقل بالغ عورت کے ولی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر جدی رشتہ داروں میں سے کوئی شرعی ولی موجود نہ ہو یا لڑکی کسی وجہ سے اپنے والد یا جدی رشتہ داروں میں سے کسی کو ولی مقرر نہ کرنا چاہے تو **ایسا معاملہ مرکز میں آنا چاہئے اور سیدنا حضور انور کی منظوری سے اس کا ولی مقرر ہو سکتا ہے۔** ولایت کے تعلق سے جو بھی مسئلہ درپیش ہوگا تو اُس کا حل خلیفۃ المسیح کی اجازت سے ہی ہوگا اس کے لئے لڑکی کی طرف سے باقاعدہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان میں درخواست صدر/امیر جماعت کے توسط سے آنی چاہئے۔ **بلا اجازت مرکز کسی غیر کو از خود ولی مقرر نہ کیا جائے۔ جملہ امرائے کرام/صدر صاحبان/مبلغین و معلمین کرام کی ذمہ داری ہے کہ رشتہ طے کرتے وقت اس**

بات کا جائزہ لیا کریں کہ جو شخص ولایت کا حق ادا کر رہا ہے شرعی لحاظ سے کیا اسے ولایت کا حق حاصل ہے؟

۞ نکاح کے موقع پر اگر ولی خود حاضر نہ ہوسکتا ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی کو اپنا وکیل مقرر کرسکتا ہے۔مگر نکاح فارم کے ولی کے خانہ میں ولی کے ہی دستخط ہوں گے اور وکالت کا خانہ الگ سے پر کرنا ہوگا۔

۞ اگر کسی وجہ سے لڑکا اپنے نکاح کے موقع پر خود حاضر نہ ہوسکتا ہو تو وہ بھی اپنی طرف سے کسی کو وکیل مقرر کرسکتا ہے اس کے لئے بھی وکالت کا خانہ پر کرنا ہوگا۔

۞ ہندوستان کے ملکی قوانین کے مطابق شادی کے لئے لڑکے کی عمر 21 سال اور لڑکی کی عمر 18 سال ہونا ضروری ہے۔

۞ حضرت مصلح موعودؓ حق مہر کے بارے میں فرماتے ہیں۔" میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے۔یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطومہر مقرر کردو۔"

(الفضل 12 دسمبر 1940)

واضح ہو کہ حق مہر کی ادائیگی خاوند کے ذمہ واجب ہے جس پر بیوی کلی تصرف کا حق رکھتی ہے۔

۞ لڑکا اور لڑکی جس جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔اس جماعت کے امیر/صدر کے نکاح فارم پر اس کے احمدی ہونے کے تصدیقی دستخط مع مہر ضروری ہیں۔

۞ لڑکا یا لڑکی یا ہر دو کے بیرون ملک قیام ہونے کی صورت میں نکاح فارم پر نیشنل صدر یا نیشنل امیر جماعت کی تصدیق اور دستخط مع مہر ہونا ضروری ہوں گے۔اور وکالت

تعمیل وتنفیذ لندن سے منظوری کے بعد ہی مرکز قادیان میں یا انڈیا کی کسی جماعت میں نکاح کے اعلان کی اجازت ہوگی اوراس کے لئے قادیان سے شائع شدہ فارم ہی استعمال کرنا ضروری ہوگا۔ **اور تصدیق شدہ نکاح فارم کی تکمیل اعلان نکاح سے دو ہفتہ قبل ہونی چاہیئے** ۔اعلان نکاح کے لئے اصل نکاح فارم کا آنا ضروری ہے۔نکاح فارم کی فوٹو کاپی پر نظارت اصلاح وارشاد قادیان کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی جاتی

۞ اگرلڑکی کا نکاح ثانی ہوتو نکاح فارم کے ساتھ مصدّقہ طلاق نامہ یا خلع نامہ لگانا ضروری ہے۔

۞ اعلان نکاح کے بعد ایک ماہ کے اندراندر نکاح فارم مرکز میں بھجوا کر رجسٹرڈ کروانا ضروری ہے۔نکاح فارم رجسٹر ہونے کے بعد ایک فارم لڑکے کواور ایک فارم لڑکی کے ولی کو بھجوادیا جاتا ہے۔اورایک فارم دفتر میں بغرض ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

۞ بعض افراد کو سرکاری ادارہ جات میں اپنی شادی کا ثبوت یا طلاق/خلع کا ثبوت پیش کرنا ہوتا ہے اس کے لئے شعبہ رشتہ ناطہ کی طرف سے مطالبہ پر انگریزی میں میرج سرٹیفکیٹ/ طلاق نامہ جاری کیا جاتا ہے۔

۞ ضلعی جماعتوں میں اللہ کے فضل سے ضلعی سیکرٹریان رشتہ ناطہ موجود ہیں (اگرکسی جماعت میں سیکرٹریان موجودنہیں توضلعی امراء کرام کسی موزوں شخص کوسیکرٹری رشتہ ناطہ نامزد کرکے مرکز سے منظوری حاصل کرلیں۔)

۞ ضلعی سیکرٹری رشتہ ناطہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع کی جماعتوں کے قابل شادی لڑکے ولڑکیوں کے کوائف مرکز کی طرف سے ارسال کردہ فارم پر مرکز کوبھجوائے اور

مقامی جماعت میں بھی رشتہ ناطہ کے مسائل کے تعلق سے مرکزی ہدایات کی روشنی میں افراد جماعت کی مدد اور راہنمائی کرے۔

رشتہ طے کروانے کے تعلق سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ ’’عہدیداران اور مربیان کا آپس میں تعاون ہونا چاہئے۔ اگر دونوں فریق احمدی ہیں اور مبلغ رشتہ کروا دیتا ہے تو کسی چھان بین کی ضرورت نہیں۔ اگر احمدی نہیں یا نئ / نیا احمدی ہے تو سیکرٹری اصلاح وارشاد اور امیر جماعت کی تصدیق کے بعد رشتہ طے ہوگا یا نکاح ہوگا۔‘‘ (WTT-53/04-11-2015)

نکاح فارم احتیاط سے پُر کریں

۞ ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کے ساتھ لگا ہوتا ہے نکاح فارم پُر کرنے سے پہلے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے۔

۞ لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ ولدیت/ تاریخ پیدائش/عمر وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔ جملہ کوائف آدھار کارڈ یا سرٹیفکیٹ کے مطابق ہوں۔

۞ تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

۞ تحریر صاف ہو اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے۔ اور نہ

ہی correction pen وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہو تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کر لیا جائے۔

دیگر ضروری امور

شادی کے موقعہ پر رسم رواج سے اجتناب

آجکل غیر مسلم اور غیر احمدیوں میں شادی بیاہ کے موقعہ پر کی جانے والی بے شمار رسمیں رواج پا چکی ہیں اور سارا معاشرہ اس میں بُری طرح پھنس گیا ہے۔ اکثر غیر احمدی لوگ جو ان رسومات کو ادا کرتے ہیں جو سراسر غیر اسلامی ہیں۔ ہم احمدیوں کو ان تمام رسومات سے بچنا لازمی اور ضروری ہے۔

ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کا عظیم احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں حقیقی اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا اور ان تمام بدرسومات سے جو معاشرے میں رواج پا چکی ہیں بچنے کی تلقین فرمائی۔ اگر آج ہم حقیقی اسلامی تعلیمات پر چل کر ان بدرسومات سے خود نہیں بچیں گے تو مشکلات میں پھنستے چلے جائیں گے۔

پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ شادی بیاہ کے موقعہ پر ہونے والی بے جا رسومات سے بچے اور اپنے معاشرہ میں بھی اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً

1- مہندی کی رسم

2- شادی کے موقعہ پر ناچنے اور گانے والوں کو بُلانا

3-کھانے پر بے جا خرچ کرنا

4-جہیز اور بری کی نمائش کرنا

5-پردہ وغیرہ کا صحیح انتظام نہ کرنا

6-غیر محرم عورتوں کی فوٹو گرافی اور ویڈیو بنانا وغیرہ۔

مہندی کی رسم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''مہندی کی ایک رسم ہے، اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں، کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے، بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے... یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے... اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے... اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسوم ورواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کریں۔''

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 2010)

شادی کے موقعہ پر پروفیشنل گانے والے اور ناچنے والے بلانا

''بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقعوں پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ ایسے بیہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں... پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس

میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہوجاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔" (خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005)

قومیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات آیت 14) یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالہ ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ رشتہ کرتے وقت ذات پات کے چکر میں نہیں پڑنا چاہئے۔ بلکہ ہمیشہ تقویٰ مدنظر ہو۔

صورت وسیرت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ

مورخہ 24 دسمبر 2004ء بمقام پیرس فرانس فرماتے ہیں۔

"یہ شکایتیں اب بڑی عام ہونے لگ گئی ہیں کہ بچی نیک ہے، شریف ہے، بااخلاق ہے، پڑھی لکھی ہے جماعتی کاموں میں حصہ بھی لیتی ہے لیکن شکل ذرا کم ہے یا قد اس کا دیکھنے والوں کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔ تو لوگ آتے ہیں دیکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

اس بارہ میں پہلے بھی ایک دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ شکل اور قد کاٹھ تو تصویر اور معلومات کے ذریعہ سے بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ پھر گھر جا کر بچیوں کو دیکھنا اور ان کو تنگ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان چیزوں کو نہ دیکھو۔ دینداری کو دیکھو۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو دینداری دیکھا کرو۔ اگر بچیوں کی دینداری دیکھیں گے تو آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے وارث بھی بنیں گے اور اپنی نسل کو بھی دین پر چلتا ہوا دیکھنے والے ہونگے۔

بعض لوگ تو رشتے کے وقت لڑکیوں کو اس طرح ٹٹول کر دیکھ رہے ہوتے ہیں جس طرح قربانی کے بکرے کو ٹٹولا جاتا ہے شادی تو ایک معاہدہ ہے۔ ایک فریق کی قربانی کا نام نہیں ہے بلکہ دونوں فریقوں کی ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا نام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنیا تو سامان زیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر اور کوئی سامان زیست نہیں ہے۔"

(ابن ماجہ۔ ابواب النکاح باب افضل النساء)

پس ان لوگوں کے لئے جو ہر چیز کو دنیا کے پیمانے سے ناپتے ہیں، ان کو بھی یہ حدیث ذہن میں رکھنی چاہئے کہ نیک عورت سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی زندگی کا اور دنیاوی سامان نہیں ہے۔ نیک عورت تمہارے گھر کو بھی سنبھال کے رکھے گی اور تمہاری اولاد کی بھی

اعلیٰ تربیت کرے گی۔ نتیجتاً تم دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کرنے والے ہوگے۔

دعوت اور اسراف

شادی بیاہ کی تقریبات کے انعقاد سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے 11 فروری 1994ء کو MTA پر بات چیت کے پروگرام کے دوران اور پھر خطبہ جمعہ 13 مئی 1994ء میں شادی بیاہ کے موقع پر مہمان نوازی کے سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا: ''خوشی کے موقع پر مہمانوں کو کھانا کھلانا ایک عام سنت کے تابع ہے اور شادی کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا اور مہمانوں کی خاطر مدارات کرنا عین اس موقع کے مناسب حال ہے لیکن اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے ارشاد **کلوا واشربو اولاتسرفوا** کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے اسراف سے کلی بچنا چاہئے۔''

نیز فرمایا:-''کسی تقریب میں اسراف کا پایا جانا عام طور پر بدرسومات بجالانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔اس لئے ان بدرسومات سے جو معاشرہ میں داخل ہوگئی ہیں ان سے احتراز لازم ہے۔گانا بجانا، ڈانس کرنا، فلمی گانوں کا سننا وغیرہ وغیرہ۔

بہت سے امراء ہماری جماعت میں ایسے ہیں جو شادیوں پر بہت لغو حرکتیں کرتے ہیں جن سے کراہت آتی ہے اور ان لوگوں پر رحم آتا ہے کہ وہ ساری بے ہودہ باتیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں نکالا اور روشنی میں لے کر آئے، ایک دوسرے

کی ریس کرتے ہوئے ان سب باتوں کو دہرانا چاہتے ہیں ... چنانچہ قرآن کریم نے دولت کے بعض مصارف کو فائدہ کا نہیں بلکہ نقصان کا موجب بتایا ہے۔اسراف کرنے والوں کے متعلق کہا کہ یہ شیطان کے بھائی ہیں جو اسطرح اپنے رزق کو برباد کرتے ہیں اور جس طرز پر وہ شادیاں مناتے ہیں، ان کا مزاج بول رہا ہوتا ہے کہ وہ احمدیت کے مزاج سے ہٹ چکے ہیں ... اس لئے ان کو سادگی کی تعلیم دینا اور ہمدردی کے ساتھ سمجھانا ہم سب پر فرض ہے۔ ہمارا کردار عظیم ہے۔پس سادگی اور متوازن خرچ کے دائرہ میں رہتے ہوئے خوشیاں منائی جائیں۔''

نیز فرمایا:-''اپنے معاشرہ میں یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ اگر ہم زیادہ خرچ کرنے کی توفیق رکھتے ہیں تو ہمیں دوسروں کی بچیوں کی شادیوں پر خرچ کرنا چاہئے ... اس لئے امراء کو چاہئے کہ وہ اپنی ہر شادی کے موقعہ پر ایک حصہ مثلاً دسواں حصہ اس غرض سے مخفی طور پر جماعت کے سپرد کر دیں کہ مستحق بچیوں کی شادی ہوگی تو وہ ان پر خرچ کریں گے۔ان کی شادی پر اپنے حالات کے مطابق مناسب دعوت کا انتظام کر دیا کریں گے۔اس سے آپس میں محبتیں بڑھیں گی اور بجائے اس کے کہ امارت اور غربت کے یہ فرق نفرتوں میں تبدیل ہوں قربتوں کے موجب بن جائیں گے۔اور ایک دوسرے کے دلوں کو قریب کرنے کا موجب بنیں گے۔''

متبنیٰ کے متعلق ارشادات

متبنیٰ یعنی لے پالک بچوں کے متعلق ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کیا

جائے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ (الاحزاب آیت 5)

ترجمہ: نہ ہی تمہارے منہ بولوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے۔

خدا تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو لوگ بچے گود لیتے ہیں وہ ہرگز حقیقی بچوں کی طرح نہیں کہلا سکتے۔ پس نکاح فارم پر کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ان کے اصل والد کا نام ہی درج کیا جائے۔

بعض اوقات متعلقین کا اس بات پر اصرار ہوتا ہے کہ گود لینے والے کا نام ہی رجسٹرڈ کیا جائے جو شرعاً قابل قبول نہیں ہے۔لہذا ایسے احباب جنہوں نے بچے گود لئے ہیں وہ بچوں کے اصل والد کا نام ہی جملہ سرکاری اور غیر سرکاری کاغذات میں لکھوائیں۔اس سے انہیں کسی مرحلہ پر بھی کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

بیواؤں کے نکاح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے۔چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے۔اس واسطے بیوہ کے نکاح کے واسطے حکم ہوا ہے۔لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔نکاح تو اسی کا ہوگا جو نکاح کے لائق ہے اور جس کے واسطے نکاح ضروری ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 320)

پس جملہ احمدیوں کا فرض ہے کہ مذکورہ ارشادات کی روشنی میں رشتوں کے تعلق سے جماعتی ہدایات کو ملحوظ رکھیں اور جماعت کے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ جماعت کو حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے آگاہ کریں اور پھر بھی اگر کوئی اسکی پابندی نہ کرے تو اس کی اطلاع فوراً امرکز کو دیں اور ایسی شادیوں میں قطعاً شریک نہ ہوں اور ہماری کوشش ہو کہ احمدی لڑکے ولڑ

کیوں کی شادیاں احمدیوں میں ہی ہوں ۔تا کہ ہماری نئی نسلیں ان نعمتوں کے ساتھ پروان چڑھیں جو مامور زمانہ کی بیعت کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات پر دل وجان سے عمل کرنے کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆......☆

☆......☆......☆